بھولے ہوؤں کا احساس

آج کل کی زندگی ہمارے لیے کسی امتحان سے کم نہیں ہے، جہاں جدید ٹیکنولوجی ہمیں بہت سارے مواقع فراہم کرتی ہے وہاں سماجی برائیاں ایک ایسا ماحول بنا رہی ہیں جو ہمارے لیے خطرناک ہے۔ ایسے وقت میں جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے لیے والدین کی خواہشات اور خواب ہوتے ہیں۔ والدین کیا چاہتے ہیں؟

اگر لڑکا پیدا ہو تو اس کے لیے ان کی خواہشات ہوتی ہیں کہ اس کی اچھی صحت ہو، معیاری تعلیم حاصل کرے، بہت نامور بنے، امیر ہو، بہت اعلیٰ درجے کی نوکری کرے، اس کے ساتھ ساتھ والدین کا لڑکوں کی شادی اور خوشحال فیملی کا خواب بھی ہوتا ہے۔ اور جب وہی لڑکا عمر کے درمیانی حصے میں پہنچتا ہے تو اب اس کی صحت کے ساتھ ساتھ والدین کا خواب یہ بھی ہوتا ہے کہ اونچے درجے کے لوگ اس کی عزت کریں اور وہ اچھی زندگی گزار کر جنت میں جانے کے قابل بنے۔

اسی طرح اگر لڑکی پیدا ہو تو اس کے لیے والدین کے یہ خواب ہوتے ہیں وہ خوبصورت ہو، پرکشش جسامت رکھے اور اچھی صحت کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ فرمانبردار اور اچھے اخلاق کی مالک ہو۔ تعلیم اتنی حاصل کرے کہ اعلیٰ درجے کے امیر خاندان میں شادی

ہونے کا امکان ہو۔ والدین کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بیٹوں کی ماں بنے، اس کے صحت مند بچے ہو اور وہ اپنی پوری زندگی اپنی نئی فیملی کی خدمت میں گزار دے۔ والدین یہ سننا چاہتے ہے کہ ان کی بیٹی ایک بہترین بہو ہے اور والدین اس پر بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔

بچوں کی پرورش کے لیے مندرجہ بالا تمام چیزیں ہی والدین کے لیے اہمیت رکھتی ہیں۔

مغربی معاشرے کے برعکس ہماری ترجیح اور توجہ سب چیزوں سے زیادہ بچوں کی پرورش پر ہوتی ہے۔ والدین اپنی تمام تر کوشش اس چیز کے لیے وقف کر دیتے ہیں کہ ان کی اتنی ملکیت ہو کہ مہنگے ترین کپڑے پہنیں، شاندار گھر ہو، شاندار گاڑی ہو اور اُن کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ اُونچے گھرانے کے لوگوں میں شامل ہو سکیں، بچوں کو معیاری تعلیم دلوائیں، شاندار نوکری دلوائیں اور امیر اور ناموار خاندان میں شادی کرواسکیں۔

والدین ہونے کے ناطے ہم کبھی ہمت نہیں ہارتے، ہماری کوششیں لامحدود ہوتی ہیں۔ ہم کوئی رکاوٹ اور جواز قبول نہیں کرتے۔ بچوں کے لیے جو ہمارے خواب اور خواہشات ہیں اُن کو پورا کرنے کے لیے ہم جدوجہد اور محنت کرتے ہیں۔

والدین ہونے کی حیثت سے وہ کونسی چیزیں ہیں جو ہمیں فکر مند کرتی ہیں؟

ہم فکر مند ہوتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی زندگی محفوظ ہو کہیں کوئی زیادتی نہ ہو جائے، کوئی دھوکہ نہ ہو جائے یا وہ کسی گینگ کا حصہ نہ بن جائیں، کیونکہ وہ مختلف جگھوں پر جاتے ہیں تو والدین ہونے کے ناطے ہمیں یہ ڈر ہوتا ہے کہ بچے کسی ایسے شخص سے دوستی نہ کرلیں جو ان کی زندگی تباہ کرنے کا باعث بنے، ہمیں یہ بھی فکر ہوتی ہے کہ کسی منشیات کے عادی شخص سے متاثر ہو کر وہ منشیات کا عادی نہ بن جائے، کہیں کسی دہشت گرد مذہبی گروپ کا حصہ نہ بن جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو یہ ہمارے لیے نہایت شرمندگی کا باعث بن جاتا ہے، ہم اسی حقیقت کو دوسروں سے چھپاتے ہیں اور مستقل پریشانی اور مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔

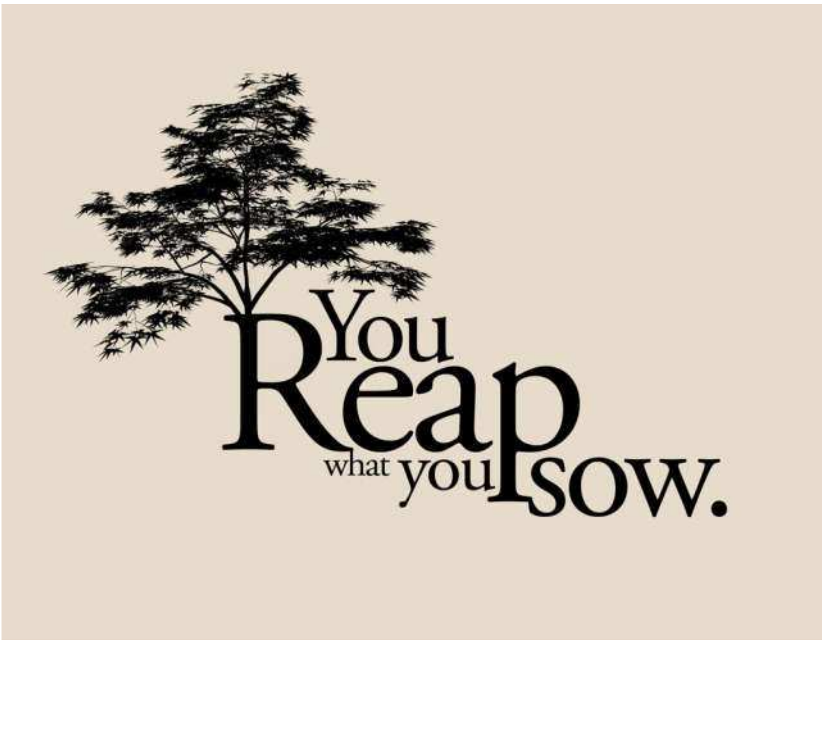

ایک مشہور کہاوت ہے کہ " جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے " دوسرے الفاظ میں یوں کہ جس چیز پر آپ مستقل مزاجی سے کام کرتے ہیں وہ آپ کو حاصل ہو جاتی ہے۔ جب آپ اپنی تمام کوشش بچوں کو یونیورسٹی میں داخل کروانے، ٹیوشن لگوانے اور مشکلات کو حل کروانے میں لگاتے ہیں تو تب ہی اُن کے حوالے سے تعلیمی خواہشات کو پورا کر سکتے ہیں۔

ہمارے خوف اور پریشانیوں کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لیے کیا کریں گے اور کیا نہیں کریں گے، ہمیں یقین ہے کہ ان کے لیے جو کچھ کرنا ہو گا ہم کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم اپنا خون بہا کر بھی، اُن کے حوالے سے جو خواہشات ہیں اُن کو پورا کریں گے، مگر ہمارا سب سے بڑا خوف یہ ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اور معاشرہ اُن کے لیے کیا کرے گا۔ جس کی وجہ سے ہمارے خواب اور خواہشات تباہ ہو جائیں گے اور وہ ناکام کہلائیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ہم جس معاشرے میں زندہ ہیں وہ ہمارے لیے مشکلات کو حل کرنے والا بھی بن سکتا ہے اور مشکلات پیدا کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم واقعی اپنے بچوں کے حوالے سے جو خواہشات ہیں اُن کو پورا کرنا چاہتے ہیں، اگر ہاں تو پھر ہمیں اُن چیزوں کو بہتر بنانا ہو گا جن سے بچوں کی خوشحالی، حفاظت اور کردار خطرے میں پڑ رہے ہیں۔ ہم اپنی پوری کوشش سے صرف اپنی فیملی کی ذمہ داری لیتے ہیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی بھی فیملی دوسروں سے قطع تعلق ہو کر زندگی نہیں گزار سکتی۔ ہمارے معاشرے میں سماجی بُرائیاں ہمارے ارد گرد ہیں اور ہم اپنے بچوں کی حفاظت اور بہتری کے لیے انھیں گھر میں بند نہیں کر سکتے۔

ذرا سوچیئے! غریب گھرانوں کے بچے جو گلیوں میں آوارہ گھومتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی ہمارے لیے خطرہ نہ ہو مگر ایک دن یہ بچے بھی جوان ہونگے۔ جن بچوں کا اسکول چھوٹ گیا ہے ان بچوں سے انتہا پسند مذہبی گروپ، چائلڈ لیبر گروپ اور منشیات کے گروپ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اُن بچوں کو نظر انداز کر کے ہم اپنے بچوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ہم خود اپنے خاندان کو موت کے گھاٹ اُتارنے کی وجہ بن رہیں ہیں۔ تعلیم کے ذریعے تنقیدی شعور، لوگوں، چیزوں اور کاموں کے صحیح یا غلط ہونے کی پہچان کرنے کی صلاحیت کو بڑھایا جاتا ہے۔ جب بچوں کا ذکر کیا جارہا ہے تو ان میں اسٹریٹ کڈز بھی شامل ہیں۔ ہمارے معاشرے کی سماجی بُرائیاں تب کم ہو گی جب تمام بچوں کو معیاری تعلیم دی جائے گی۔ ایسی تعلیم جس میں نصاب کے ساتھ کردار کو بڑھانے کی صلاحیتں بھی شامل ہو۔ ایک بچہ اتنا ہی محفوظ ہے جتنی وہ یہ صلاحیتیں رکھتا ہے۔

اس لیے یہ ضروری ہے کہ تمام فیملیز اپنی چاردیواری تک محدود نہ رہیں بلکہ اُن بچوں کی ذمہ داری لیں جن کو معاشرہ بھول چکا ہے۔ اگر ہم ان بچوں کو تعلیم دیں جن پر تعلیم کے دروازے بند ہو گئے ہیں تو تب ہی حقیقی طور پر اپنی فیملیز کو خطرے سے بچا سکتے ہیں۔

زیادہ تر لوگ ان غریب کمیونٹی کے بھولے ہوئے بچوں کو اہمیت نہیں دیتے اور نہ ہی اُن کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اگر واقعی ہم اپنی فیملی کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور اگر ایک ایسا ماحول دینا چاہتے ہیں جس میں وہ محفوظ ہوں تو ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا دائرہ وسیع کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنے بچوں کی طرح ان بچوں کا بھی سوچنا ہو گا۔ تب اور صرف تب ہی ہمارے بچے خدا کی دی ہوئی صلاحیتوں کی مدد سے مکمل، بھرپور اور اعلٰی زندگی گزار سکیں گے۔

آپ کی مدد نہ صرف اس زندگی میں بلکہ آپ کی زندگی کی بعد بھی آپ کو اجر دے گی۔ ان بے سہارہ بچوں کی مدد کے لیے ہمیں آپ کی کال کا انتظار رہے گا۔

خدا سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں کی ذمہ داری اُٹھا سکیں۔ (آمین)

فریدہ عباسی

چیئرپرسن، یوتھ ٹو گیدر فار ہیومن رائٹس ایجوکیشن

فرسٹ فلور، C159، گلشن اقبال، بلاک 9، کراچی

021 348 34724، info@ythre.org 0312-1037938، 0311-2050292

www.fb.com/ythre :فیس بک www.ythre.org :ویب سائیٹ

پاکستان میں ہمارے پاس 2.5 کروڑ بچے اسکول سے باہر ہیں جو تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر بچے کو تعلیم کا بنیادی حق ہے. ہم ان بچوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ سب صورتحال کو بہتر بنانے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ آپ اس عظیم کام کا حصہ بن سکتے ہیں۔ جنہوں نے بنیادی تعلیم کو چھوڑا ہے اور جن پر اسکولوں کے دروازے بند ہیں۔ ہم انہیں اسکول سے گریجویٹ کرنے کے قابل بناتے ہیں تا کہ وہ کالجوں میں داخلہ حاصل کر سکیں۔

آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

– ماہانہ تعلیم کے اخراجات فراہم کریں اور ایک یا بہت سے بچوں کو تعلیم کا حق دیں۔ اور غریب بچوں کی اسکول سے گریجویٹ کرنے میں مدد کریں۔

– اگر آپ دانتوں، آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر یا نرس ہیں تو آپ بچوں کو صحت کی جانچ کی خدمات پیش کر سکتے ہیں

– اسکول چلانے کے لئے سٹیشنری اور مواد فراہم کریں (بچوں کے دانتوں کی صفائی کا سامان، برش اور پیسٹ وغیرہ) فراہم کریں۔ -

– بچوں میں پڑھنے کی عادت پیدا کرنے اور ان کے الفاظ میں اضافہ کرنے کے لئے مختصر کہانی کتابیں فراہم کرنا

اگر آپ کسی اور طرح مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں 0312 -1037938 پر کال کریں

یا ہمیں info@ythre.org پر لکھیں

ہمارے اسکول کو فعال بنانے اور زیادہ سے زیادہ بچوں تک رسائی حاصل کرنے میں ہماری سپورٹ کریں۔

– رضاکارانہ طور پر ابچوں کو پڑھانے اور سکھانے میں اپنا وقت لگائیں۔

ہمیں آپ کی کال کا انتظار رہیگا

Youth Together For
Human Rights Education

www.ythre.org, www.fb.com/ythre

0312- 1037938 021 348 34724

Books Available!

Human Rights

(Get your copy today by visiting our centre)

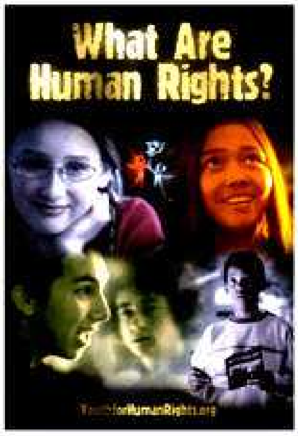

Books that Build a Strong Foundation

(Click on a book to go to www.ilovewords.org)

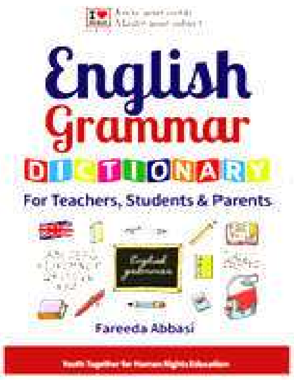

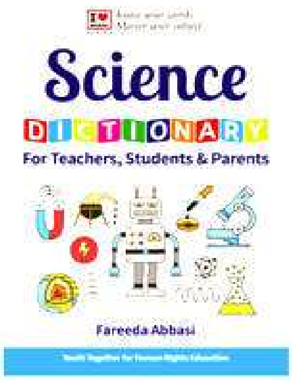

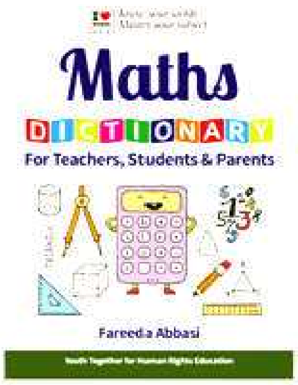

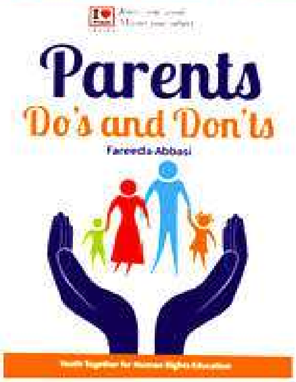

Everyone has a part to play and everyone can find a way to help. Knock on our door!

Contact us at:
Youth Together for Human Rights Education
1st Floor, C 159,
Block 9, Gulshan-e-Iqbal
Karachi

Tel: 021-348-34724
Mobile: 0312-1037938
or 0311-2050292

Send crossed cheques to ***Youth Together for Human Rights Education***
(Write Zakat or General fund at the back of the cheque.)

Or Deposit Zakat funds online:
Account Title: Youth Together For Human Rights Education
Account No: 20311-714-319801
Branch Code: 12
Swift Code: MPBLPKKA012
Bank Name: Habib Metropolitan Bank
IBAN: PK82MPBL0112027140319801